سید عطاء المحسن بخاری

کوثر نیازی کے نام کھلا خط۔۔۔۔۔!

جناب کوثر نیازی صاحب نے عورت کی فرماں روائی کے بارے میں خامہ فرسائی کی اور دعووں کی لائن لگا دی۔ ذیل کی گفتگو انہی سے خطاب کی صورت میں ہے۔
میں نے جنگ کی معرفت انہیں عریضہ ارسال کیا تھا مگر انہوں نے نہ تو جواب عنایت فرمایا اور نہ ہی جنگ والوں نے "میری" "صحافت اور" "جنگی" معیار پر پرکھا (واللہ اعلم) اب میں اسے نقیب ختم نبوت میں شائع کر رہا ہوں جو قدرے وضاحتوں کے ساتھ نذر قارئین ہے۔ اسے نیازی صاحب بھی ملاحظہ فرمانے کی زحمت کریں اگر انہیں فرصت ہو تو! شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

جناب کوثر نیازی صاحب زادک اللہ علما واتباعا ــــــــــــ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید ہے آپ اعمال واحوال کے اعتبار سے بالکل بخیر ہوں گے" اللہ خیر کرے۔ روز نامہ جنگ میں آپ کے مشاہدات و تاثرات پڑھے۔ ان خیالات اور فکر کے مختلف گوشوں کی نقاب کشائی سے واضح ہوا کہ مشاہدہ نامکمل اور تاثر بہت ہی کمزور و ناقص ہے۔ آپ نے عورت کی فرماں روائی کے بارے میں جو کچھ بھی لکھا ہے یہ زیادہ سے زیادہ آپ کے "استنباط و اجتہاد کی زد میں تو آسکتا ہے اور بس۔ اور یہ تمام "استنباط" اس شخص کے لئے قابل قبول اور قابل عمل ہے جو آپ کو کسی درجہ میں بھی مجتہد مانے اور وہ سوائے پی پی پی کے مجاہیل کے کوئی دوسرا عنصر نہیں، خاطر جمع رہیں۔ ایں جانب تو اسے فکری ژولیدگی کے سوا کچھ اور نہیں سمجھ سکے۔
جہاں تک اخذ کر سکا ہوں آپ کے خیالات کا خلاصہ ہے
(۱) عورت کی فرماں روائی کے بارے میں شریعت مطہرہ میں نہی صریح نہیں ہے
(۲) عورت کی فرماں روائی کے بارے میں کوئی اشاراتی امر نہی بھی نہیں ملتا
(۳) جو حدیث ایرانی عورت کے بارے میں پیش کی جاتی ہے وہ حدیث نہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام و اعتراض کے لئے روافض کے سرخیل لوگوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔
جناب والا! شریعت مطہرہ میں جو امور حجت ہیں وہ بھی امید ہے آپ کی نگاہ سے اوجھل نہیں ہوں گے جو درج ذیل ہیں......... اعمال رسول، اقوال رسول، آثار و اعمال خلفاء راشدین یا مطلقاً آثار صحابہؓ، بعد کے بزرگوں میں امت کے متفقہ مجتہدین۔ اب آپ توجہ فرمائیں کہ تمام ذخیرہ احادیث میں، آثار صحابہ میں، یا ائمہ مجتہدین میں عورت کی فرماں روائی کے حق میں کوئی واضح مثبت حکم ہے؟
دلالۃ النص عبارۃ النص یا اشارۃ النص سے عورت کی فرماں روائی کا اثبات ہوتا ہے؟
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مقدس کی عورت کی فرمارِوائی کے لئے کوئی عملی نظیر، خلفاء راشدین رضی

اللہ عنہم کے مبارک عہد کی کوئی عملی نظیر جس سے عورت کی فرماں روائی کا استحقاق ثابت ہوتا ہو مطلقاً عہد صحابہ (جو سراپا خیر تھا) کی کوئی عملی نظیر جو آپ کے "اجتہاد" کی تائید کرے ائمہ مجتہدین کی کوئی اجتہادی تعبیر جو آپ کے مزعومات کی فقہی تشریح میں آپ کا ساتھ دے؟ ایسی کوئی صورت ہے تو ہم فقیروں کے کشکول میں بھی خیر ڈال دیں کہ اہل ثروت تو غریب نواز ہوتے ہیں ویسے بھی اب آپ اسلامی مشاورتی کونسل کے چیئرمین ہیں اور اب تو آپ کے مجتہدات مقبول "بارگاہ" ہوں گے اور غالباً اسی لئے آپ مسلمانوں کے درخشندہ ماضی سے کوئی نظیر لانے کی بجائے دور ظلمت و جہالت کی بے نظیر لے آئے ہیں۔ اور ان کے آتے ہیں آپ کی بن آئی گویا.... بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا

جناب والا مزید توجہ فرمائیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ۔ سیدہ ام سلمہ۔ سیدہ حفصہ۔ سیدہ زینب بنت جحش۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہن' یہ ازواج رسول علم و عمل میں یکتا تھیں۔ خصوصاً سیدہ عائشہ جن کے بارے میں صحابہ کا اتفاق ہے کہ دین کا ۱/۲ احصہ انہی سے منقول ہے۔ کیا انہیں بھی حضور علیہ السلام نے صحابہ کے شانہ بشانہ اپنی شوریٰ میں نامزد کیا؟ اس کا جواب بھی اگر مرحمت فرمائیں تو بندہ پروری... ان تمام سوالات کا جواب یقیناً نفی میں آئیگا ان شاء اللہ۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ شریعت مطہرہ ایسی کسی صورت کی بھی تصویب نہیں کرتی۔ رہی غیر شرعی صورتیں تو یہ اس نظام یہود و نصاریٰ کا خاصہ ہیں۔ چونکہ آپ نے ایک مشرکانہ نظام قبول کیا ہے اس لئے اسکی تمام قباحتیں بھی آپ کو خوبیاں معلوم ہوتی ہیں۔ مہربانی کریں اس ناپاک نظام کی برائیوں کو دینی روپ نہ دیں یہی علماء یہود کی صفت تھی سورہ مائدہ بغور بلکہ ڈوب کے پڑھیں۔ اس مسئلہ کے لئے ایرانی تیسیحہ کے خلاف پیش کی جانے والی روایت کی صحت و عدم صحت پر بحث بے معنی ہے جبکہ تمام کتب حدیث میں باب الامارۃ موجود ہے جسمیں اس گتھی کو سلجھا دیا گیا ہے۔ اس میدان میں آپ کو اپنے "استنباط" کا خرلنگ بھگانے کی ضرورت نہیں۔ حضور احکم الناس صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا۔ والمراۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وھی مسئولۃ عنھا (او کما قال)۔

عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکمہ ہے اور اس کی جوابدہ بھی ہے

اس حدیث گرامی میں عورت کے دائرہ کار کا تعین بھی ہے اور حیثیت بھی متعین کردی گئی ہے کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکمہ ہے ملک کی نہیں۔ بے نظیر بھی آصف زرداری کے بیت الفساد کی حاکمہ ہے اور اسکی جواب دہ بھی ہے۔ پاکستان کی نہ وہ حاکمہ ہے۔ نہ اسکے بارے میں جوابدہ۔ چونکہ نبی علیہ السلام نے عورت کا دائرہ کار متعین کردیا ہے اس لئے اب جو عورت بھی نافرمانی کرے گی وہ مجرمہ ہے اور آپ جیسے "فقیہ" مجرم "اس گستاخی پر بڑا بے ادب ہوں سزا چاہتا ہوں" اور آپ ایسے "فقیہان حرم" نے بے نظیر جیسی دیگر عورتوں کو گستاخ کردیا ہے گویا

کرمہائے تو اینہا کرد گستاخ

آخر میں گزارش ہے کہ دین کے بارے میں عقل کل بننے کی کوشش ہی تمام ضلالتوں کی جڑ ہے۔

ہر چند عقل کل شدہ ای بے جنوں مباش

والسلام۔

عطاء الحسن

دفتر مجلس احرار اسلام دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان